سوال

(208) غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو بعد تین روز کے بھی جائز ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غائب کا جنازہ پڑھنا جائز ہے اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف کا اور تین روز کے بعد بھی جائز ہے کیونکہ تین روز کے بعد ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے ۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے : عن[1] جابر بن عبداللہ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد توفی الیوم رجل صالح من الجش فھلموا فصلوا علیہ قال فصففنا فصلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونحن صفوف ، حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں : استدل[2] بہ علی مشروعیة الصلوة علی المیت الغائب عن البلد وبذلک قال الشافعی واحدم وجمہور السلف حتی قال ابن حزم لم یات عن احد من الصحابة منعہ قال الشافعی الصلوة علی المیت دعالہ وھو اذا کان ملفقا یصلی علیہ فیکف لا یصلی وھو غائب اوفی القبر بذلک الوجہ الذی یدعی لہ وھو ملفف انتھی ۔ واللہ اعلم کتبہ محمد عبدالعزیز مرشد آبادی عفی عنہ 12 شوال 1318ھ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] نبی ﷺ نے فرمایا آج حبشہ کا ایک نیک آدمی فوت ہوگیا ہے ، آؤ اس پر نماز پڑھو ہم نے صفیں بنائیں اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی ۔

[2] اس حدیث سے غائبانہ جنازہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے امام شافعی ، احمد اور جمہور کا یہی مذہب ہے ۔ ابن حزم نے کہا کہ کسی صحابی سے غائبانہ جنازہ کی ممانعت ثابت نہیں ہے ۔ امام شافعی نے کہا میت پر نماز اس کے لیے دعا ہے جب وہ کفن لپیٹا ہوتا ہے تو قبر کے اندر چلے جانے یا غائب ہونے کی صورت میں دعا منع کیسے ہوجاتی ہے ۔

فتاوی نذیریہ

جلد 01 ص 649